سوال

(136) گراموفون اورہارمونیم سننا اور بجانا کیسا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گراموفون اورہارمونیم سننا اور بجانا نیز ٹاکیز بائی سکوپ میں جانا جائز ہے۔ یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ تمام لغویات خلاف شرع ہیں۔ جن سے مرد مومن کو پرہیز کرنا چاہیے۔ جن سے مرد مومن کو پرہیز کرنا چاہیے۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ مومن لغو باتوں سے پرہیز کیا کرتے ہیں۔ (2محرم 1358ہجری)

رقص وسرور شریعت کی روشنی میں

از قلم سیف الرحمٰن صاحب مولوی فاضل اوکاڑہ

شریعت کی رو سے رقص وسرور (گانا۔ بجانا ناچنا۔) کبائر میں شامل ہے۔ زنا کاری۔ شراب خوری۔ اوردیگر جرائم کبیرہ۔ اس کے لازمی نتائج ہیں۔ بسا اوقات راگ وسرور کی مجلسیں اور قوالی کی محفلیں اخلاق کےلئے تباہ کن اور ایمان وحیا کےلئے مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ ان کے اثرات بڑے بڑوں کی طبائع میں بھی ایک ہیجان اور اضطراب پیدا کردیتے ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے آپ قرآن مجید کی وہ آیات ملاحظہ فرمایئے۔ جن میں ان لغویات سے روکنے کےلئے احکام مذکور ہیں۔ 1۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ

''ترجمہ۔ بعض وہ لوگ ہیں جو لہوالحدیث اختیار کر کے اپنی جہالت سے خدا کی راہ میں روک بنتے ہیں۔ اور طریقہ خداوندی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کےلئے رسوا کن عذاب ہے۔''

لغت عرب کی مشہور کتاب قاموس کو اٹھا کر دیکھو۔ اس میں لکھا ہے کہ الھیٰ بمعنی اشتغل بالغناء گانے میں یا گانا سننے میں مشغول ہوا۔ الھیٰ باب افعال ہے۔ لہو مصدر سے لہوالحدیث ہے۔ نام ہے گانوں کا اور باجوں کا یہ نام شرعی ہے۔ اس کے لفظی معنی غفلت میں ڈال لینے والی بات کے ہیں۔ پس باجا اور گانا دونوں ہی غفلت میں ڈال دینے والی چیزیں ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیر ہم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ حضرت ابو الصباء رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کے اس آیت کے کیا معنی ہیں۔ آپ نے تین دفعہ قسم اٹھا کر فرمایا۔ واللہ الذی لا الہ غیرہ ھو الغناء خدا کی قسم اس سے مراد گانا ہے۔

2۔ آیت وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا۔) مسلمانوں کی صفت یہ ہے کہ وہ گانوں کی صفت میں شرکت نہیں کرتے۔ اور جب کبھی نادانستہ ایسی لغویات پر گزر ہو تو دامن بچا کر گزر جاتے ہیں۔ امام محمد بن حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ الذور ھو الغناء یہاں ''زور'' سے مراد گانا ہے۔ امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لا یحضرون مجالس الباطل۔ یعنی وہ باطل کی مجلسوں میں شرکت نہیں کرتے۔ لغت میں لغو کے معنی ہر اس شے کے ہیں۔ جو پھینک دینے کے قابل ہو۔ ہر بے سود کلام بھی لغتاً لغو میں شامل ہے۔ چنانچہ لغت عرب کی مستند کتاب قاموس میں ہے۔)

اللغو ھو السقط وما لا یعتد بہ من کلام وغیرہ

اسی طرح لکھا ہے کہ کلمۃ لاغیۃ فاحشۃ ہر بے ہودہ اور فحش کلمہ لغو ہے۔ ''غاوی'' کے معنی صاحب قاموس نے لکھے ہیں۔ کہ ھو مجلس الغناء۔ پس اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ مسلمان وہ ہیں کہ جو قوالی اور راگ وسرور کی مجلسوں میں نہیں جاتے۔

3۔ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ۔ مسلمانوں کی ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ گانا سننے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

4۔ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ۔ یعنی ''تو اپنی طاقت کے مطابق اپنی آواز سے گمراہ کرتا یا بہکاتا پھر۔'' اس آواز سے مراد بھی گانا ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صوتہ الغناء یعنی شیطان کی آواز گانا ہے۔ اور آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ صوتہ المزامیر کہ شیطان کی آواز باجے گاجے ہیں۔

5۔ أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ٥٩ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ٦٠ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ۔ ''کیا تم اس سے تعجب کر رہے ہو یا ہنس رہے ہو۔ اور روتے نہیں ہو اور گانا گا رہے ہو۔ سامدون کا لفظ سمود سے ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ السمود الذی ھو الغناء فی لغت حمیر۔ ''یعنی سمود کے معنی گانے کے ہیں۔'' لغت حمیر ہیں۔ امام لغت عرب ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ السمود الذی غنی لہ۔ یعنی جس کے لئے گایا جائے اسے مسمود کہتے ہیں۔ حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ کفار کی یہی عادت ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کو سننے کی بجائے گانا سنا کرتے ہیں۔ اذا سمعوا القرآن تغنوا۔ قرآن پاک کی ان آیات کے بعد آپ اس باب میں فرامین رسول اللہ ﷺ بھی ملاحظہ فرمایئں۔

1۔ میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو ریشم۔ شراب۔ اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔ (بخاری شریف) معاذف کے معنی تمام اہل لغت کے نزدیک آلات لہو لعب ہیں۔ (جن کی بدترین آجکل سینما۔ تھیٹر۔ بائی سکوپ ہیں۔)

2۔ ان اللہ محرم الخمر والمیسر والمزر والکوبۃ والقنین

''اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوے اور باجے تاشے اور طبلے کو حرام فرمایا ہے۔'' (مسند احمد)

3۔ لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فی تجارۃ فیھن وثمنھن حرام ومثل ھذا نزلت ھذہ الایۃ ومن الناس من یشتري لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الایۃ (ترمذی)

''یعنی گانا گانے والیوں کی خرید وفروخت نہ کرو۔ اور نہ انہیں گانا سکھاؤ۔ اور ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اور ان کی قیمت حرام ہے۔ یہی بے ہودہ باتیں ہیں۔ جو فرمان قرآن راہ خدا کی روک ہیں۔''

4۔ ابن ابی الدنیا میں ہے۔ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت میں زمین میں دھنس جانا صورتوں کا بدل جانا اور آسمان سے سنگ کا بیان فرمایا تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ عذاب لا الہ الا اللہ پڑھنے والوں پر نازل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اذا ظھرت القینات وظھر الربوا لخ جب قوال

گانے والیاں اور سود ظاہر ہوگا۔ اس پر گویئے اور ان کے مشتاق صوفی خوب غور فرمالیں۔

5۔ ''میری امت کی ایک جماعت کھاتی پیتی لہو لعب کرتی اچانک سور بندر بن جائے گی تیز آندھی چل کر میری امت کے بعض لوگوں کو اڑا کر دریا برد کردے گی۔ اس گناہ پر کہ یہ شراب حلال کرلیں گے۔ باجا بجائیں گے اور گانے والیوں کو مقرر کرلیں گے۔'' (مسند احمد۔ ترمذی)

6۔ رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم قریب المرگ ہیں۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور بچے کو گود میں اٹھالیتے ہیں۔ چند لمحے بعد آپ کا فرزند ارجمند داعی اجل کو لبیک کہہ دیتا ہے۔ اور طائر روح قفس عنصری سے پرواز کرجاتا ہے۔ آپ کے آنکھیں اشک باری میں مصروف ہوجاتی ہیں۔ اور آپ کا شب تاریک میں ضیا افشانی کرنے والا منور چہرہ۔ ۔ اشک باری سے لبریز ہوجاتا ہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ لوگوں کو تو اس سے منع فرماتے تھے۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ آنسو بہانا تو میں نے حرام نہیں کیا۔ میں نے دو احمق آوازوں سے منع کیا ہے۔ صوت عند النغمہ لھو لعب۔ ومزامیر شیطان۔ ایک تو وہ آواز جو گانے کی نغمہ اور لے والی آواز ہو۔ دوسری وہ جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے کپڑا پھاڑنے اور نوحہ کرنے کے ساتھ ہو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

7۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان نے کہا الٰہی میرا موذن کون ہے؟ فرمایا باجے۔ اس نے کہا میرا قرآن کیا ہے۔ فرمایا گیا شعر واشعار اس نے کہا میرا کھانا کیا ہے۔ فرمایا گیا مردہ۔ اور ہر وہ جانور کو خدا کے نام پر ذبح نہ کیا جاوے۔ اس نے کہا الٰہی میرا پیشہ کیا ہے۔ حکم ہوا ہر نشہ آور چیز اس نے کہا میرا مکان کونسا ہے۔ حکم ہوا کہ بازار تیرا مکان ہے۔ اس نے کہا میری شکاری رسیاں اور پھندے کیا ہیں۔ حکم ہوا عورتیں اس نے کہا میری آواز کیا ہے۔ فرمایا کہ باجے گاجے تیری آواز ہیں۔ اوکما قال ﷺ (طبرانی)

الغرض سماع وغنا یہ شیطانی قرآن ہے۔ اور وجد ورقص یہ شیطانی نماز ہے۔ باجے گاجے شیطانی نماز کے موذن ہیں۔ اس کے امام مغنی قوال اور گویئے ہیں اور مجلس قوالی کے تمام حاضرین اسی ابلیسی نماز کے مقتدی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک

8۔ فقہ کی معتبر کتاب جامع الرموز میں ہے۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم کان ابلیس اول من تغنی

''سب سے پہلے جس نے گانا یا وہ ابلیس ہے۔''

حنفی مذہب کی مستند کتاب فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے۔

اما استماع صوت الملاہی کالضرب بالقب وغیر ذلک حرام ومعصیۃ لقولہ استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذ بہا کفر

''یعنی باجے گاجے سننے حرام اور گناہ ہیں۔ کیونکہ رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے۔ کے باجوں کا سننا گناہ اور اس کے لئے محفل رچانا فعل بد ہے۔ اور اس سے لطف واندوز ہونا کفر ہے۔''

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور دیگر اکابر امت کے اقوال

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الملا الزرع

"یعنی گانا اس طرح دل میں نفاق اُگاتا ہے۔ جس طرح کے بارش کھیتی کو اُگاتی ہے۔" امام ابن ابی الدنیا کی کتاب زم الملاہی میں مذکور ہے۔ کہ امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الغناء مفسد وللقلب مسخطۃ للرب

یعنی غناء دل کو بگاڑنے والا ہے۔ اور خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔"

سرداران صوفیا حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ الغناء رقیقۃ الزنا غنا زنا کا منتر ہے۔ امام یزید بن ولید رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔ ان الغناء راعیۃ الزنا گانا سننے سے بدکاری کا چسکا پڑ جاتا ہے۔ خلیفہ وقت سلمان بن عبد الملک قوالوں اور گویوں کو سخت سزائیں دیا کرتے تھے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔

حرمہ (الغناء) ابو حنیفۃ واہل العراق ومذہب الشافعی کراہتۃ وہو المشہور من مذہب مالک

یعنی امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہل عراق نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مشہور مذہب یہی ہے۔ ایک اور جگہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ من استکثر عنہ فہو سفیہ وترد شہادتہ جو گانا بہت سنتا ہے۔ وبے وقوف ہے۔ اور اس کی شہادت مردود ہے۔ ایک اور مقام پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ احدثتہ الزنادقۃ کہ اس راگ کو زندیقیوں نے جاری کیا ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے۔ اما غناء۔ پس کلام خدا اور احادیث رسول اللہ ﷺ بحرمت آں ناطق است۔ یعنی قرآن وحدیث کے الفاظ تو صاف صاف گانے کی حرمت میں نازل ہوئے ہیں۔ پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی فتوے میں حنفی مذہب کی معتبر کتاب محیط سے نقل فرماتے ہیں۔

التغنی والتصفیق واستماعہا کل ذلک حرام ومستحلہا کافر

یعنی گانا گانا اور تالیاں بجانا اور گانے اور تالیوں کے شوق سے سننا یہ تمام باتیں حرام ہیں۔ اور انھیں حلال کہنے والا کافر ہے۔ ان کے علاوہ بیسیوں اور مقتدر ہستیوں اور اکابران دین کے اقوال اس سلسلے میں ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ مضمون کے طویل ہونے کے باعث انھیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 104

محدث فتویٰ